نمازِ عصر کے بعد سجدۂ شکر اور سجدۂ تلاوت کرنے کا حکم

1

ریفرنس نمبر:4102 تاریخ:28-01-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز عصر کے بعد سجدہ شکر و سجدہ تلاوت ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز عصر کے بعد سجدہ شکر کرنا مطلقا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، جبکہ سجدہ تلاوت غروب آفتاب (آخری بیس منٹ) کے علاوہ پورے وقت میں کرسکتے ہیں، بلا کراہت جائز ہے، البتہ غروب آفتاب (آخری بیس منٹ) میں یہ تفصیل ہے کہ اگر آیت سجدہ اسی بیس منٹ میں پڑھی تو اس وقت میں بھی سجدہ کرنا، جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ کسی غیر مکروہ وقت میں سجدہ کرے، اور اگر آیتِ سجدہ غروب آفتاب (آخری بیس منٹ) کے علاوہ کسی اور غیر مکروہ وقت میں پڑھی تو اس کا سجدہ اب اس مکروہ وقت میں کرنا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "و کرہ نفل بعد صلاۃ فجر و صلاۃ عصر لا یکرہ قضاء فائتۃ **وسجدۃ تلاوۃ** ملخصا" ترجمہ: نفل نماز فجر اور نماز عصر کے بعد مکروہ ہے اور فوت شدہ نمازوں کی قضا کرنا اور **سجدہ تلاوت کرنا مکروہ نہیں،** نماز فجر اور نماز عصر کے بعد۔ (تنویر الابصار و درمختار مع ردالمحتار، ج02، ص44تا45، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (و کرہ نفل۔۔۔) کے تحت فرماتے ہیں: "**والکراھۃ ھنا تحریمیۃ ایضا** کما صرح بہ فی "الحلیۃ"، ولذا عبر فی "الخانیۃ" و "الخلاصۃ" بعدم الجواز، والمراد عدم الحل لا عدم الصحۃ کما لا یخفی" ترجمہ: اور کراہت یہاں بھی تحریمی ہے جیسا کہ اس کی حلیہ میں صراحت کی ہے اور اسی وجہ سے خانیہ میں اور خلاصہ میں عدم جواز کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور مراد عدم حل ہے نہ کہ عدم صحت جیسا کہ مخفی نہیں۔

(ردالمحتار، ج02، ص44، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ قنیہ کے حوالہ سے سجدہ شکر کے متعلق فرماتے ہیں: "یکرہ ان یسجد شکرا بعد الصلاۃ فی الوقت الذی یکرہ فیہ النفل ولا یکرہ فی غیرہ اھ۔" نماز کے بعد سجدہ شکر کرنا مکروہ ہے اس وقت میں جس میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے اس کے علاوہ میں مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار، ج02، ص38، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ نماز عصر اور فجر کے بعد سجدہ کرنا، جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "جائز ہے مگر جب عصر میں وقت کراہت آجائے تو قضا بھی جائز نہیں اور سجدہ مکروہ اگرچہ سہو یا تلاوت کا ہو اور سجدہ شکر تو بعد نماز فجر و عصر مطلقاً مکروہ۔"

(فتاوی رضویہ، ج05، ص330، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سجدہ تلاوت کے متعلق کنز الدقائق میں ہے: " ومنع عن سجدة التلاوة عند الطلوع والاستواء والغروب ملخصا" ترجمہ: سجدہ تلاوت سے منع کیا گیا ہے سورج کے طلوع ہونے کے وقت اور استواء کے وقت اور غروب کے وقت۔

(کنزالدقائق، ص22، مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی)

اس کے تحت تبیین الحقائق میں ہے: "والمراد بسجدة التلاوة ما تلاها قبل هذه الاوقات، لانها وجبت كاملة فلا تتادى بالناقص واما اذا تلاها فيها جاز اداؤها فيها من غير كراهة، لكن الافضل تاخيرها ليؤديها في الوقت المستحب" ترجمہ: اور سجدہ تلاوت سے مراد یہ ہے کہ جس کو ان مکروہ اوقات سے پہلے پڑھا ہو تو سجدہ تلاوت منع ہے، کیونکہ سجدہ تلاوت کامل طور پر واجب ہوا ہے تو ناقص طور پر ادا نہیں ہو سکتا اور بہر حال جب آیت سجدہ ان اوقات میں پڑھی تو اس کا سجدہ ان اوقات میں کرنا بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل سجدہ تلاوت کو مؤخر کرنا ہے تاکہ وقت مستحب میں اس کو ادا کیا جائے۔

(تبیین الحقائق، ج1، ص229، مطبوعہ لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔"

(بہار شریعت، ج1، ص454، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اوقات مکروہہ کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: " ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة اذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاف الى ان تزول وعند احمرارها الى ان تغيب الا عصر يومه ذلك فانه يجوز اداؤه عند الغروب هكذا في فتاوى قاضيخان " ترجمہ: تین وقت ایسے ہیں جن میں فرض پڑھنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی نماز جنازہ اور نہ ہی سجدہ تلاوت کرنا، جائز ہے۔ جب سورج طلوع ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور نصف النہار کے وقت سے زوال کے وقت تک اور سورج کے سرخ ہونے کے وقت سے غائب ہونے کے وقت تک، مگر اس دن کی عصر کہ اس کو غروب کے وقت ادا کرنا، جائز ہے۔ اسی طرح فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، ج1، ص52، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"طلوع وغروب ونصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے 20 منٹ ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی 20 منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو ضحوہ کبری کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر، برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواو ممانعت ہر نماز ہے۔ملخصا" **(بہار شریعت، ج1، ص454، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"مشرق ومغرب دونوں جانب میں یہ وقت برابر ہے، تجربہ سے یہ وقت تقریبا بیس منٹ ثابت ہوا ہے تو جب سے آفتاب کی کرن چمکے اس وقت سے بیس منٹ گزرنے تک نماز ناجائز اور وقت کراہت ہوا اور ادھر جب غروب کو بیس منٹ رہیں وقت کراہت آجائے گا اور آج کی عصر کے سوا ہر نماز منع ہوجائے گی۔ملخصاً" **(فتاوی رضویہ، ج05، ص138، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

02جمادی الثانی 1441ھ/28جنوری 2020ء

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے